شہد کی مکھیوں کے بارے میں چند مفید معلومات

- شہد کی مغربی مکھی Apis Mellifera حملہ کرنے والی یا غصے والی مکھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک نرم مزاج اور آسانی سے پلنے والی مکھی ہے۔ مکھیاں پھولوں کو نقصان نہیں پہنچاتیں بلکہ عملِ زیرگی سے فصلوں کی پیداوار میں بیس سے تیس فیصد تک اضافے کا سبب بنتی ہیں۔ خالص شہد کا جمنا ایک قدرتی عمل ہے جو کہ اس کوالٹی کو ظاہر کرتا ہے۔ شہد کی جن اقسام میں گلوکوز کا تناسب نسبتاً زیادہ ہوتا ہے، ان کے جمنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ بازار سے ہمیشہ Raw اور Unprocessed شہد خریدنے کی کوشش کریں، کیونکہ بہت سارے شہد جو جمتے نہیں ان کو بہت زیادہ درجہ حرارت 70-80 ڈگری سینٹی گریڈ سے گزار کر فلٹر کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سارے مفید Enzymes، پروٹین اور معدنیات ختم ہو جاتی ہیں اور شہد صرف میٹھے شربت کے برابر رہ جاتا ہے۔ شہد کی مکھیوں کی وجہ سے سرسوں کی فصل میں بیس سے تیس فیصد تک اضافہ ممکن ہے، لہذا اس موسم میں مگس بانوں کو دعوت دیں کہ وہ آپ کی فصل کے پاس اپنی مکھیاں لاکر رکھیں۔

ہم مکھیوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

- پھولدار پودوں کی زہروں اور دوسرے سے بچائیں۔
- مکھیوں کے رہنے کے مناسب انتظام کریں اور پورے سال میں باری باری لگنے والے پھولوں کو اُگائیں۔
- اپنی فصلوں میں ایسے پودے اُگائیں جو کیڑے مکوڑوں کے قدرتی دشمنوں کو زیادہ مائل کریں۔
- شہد کی مکھیاں، سفید، پیلے، زرد، نیلے اور جامنی رنگ کے پھولوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔
- اپنے علاقے میں مل کر مکھیوں کی خوراک والے پودے لگانے کی مہم چلائیں۔
- خالی اور بنجر زمینوں پر شجرکاری کریں۔
- اپنی گلیوں، چھتوں اور Lawns میں پھولدار پودے لگائیں۔

پیر مہر علی شاہ
بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی

مگس بانی

مزید رہنمائی و رابطے کے لیے

ڈاکٹر محمد آصف عزیز

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبہ انٹومالوجی

فیکلٹی آف کراپ اینڈ فوڈ سائنسز

رابطہ نمبر: 051-9292137 / 0322-6862246

مگس بانی

ڈاکٹر محمد آصف عزیز، اسسٹنٹ پروفیسر

مگس بانی پاکستان کا نہایت اہم منافع بخش پیشہ ہے۔ اگرچہ ہمارے ہاں چار قسم کی شہد کی مکھیاں پائی جاتی ہیں۔ تاہم بڑے پیمانے پر شہد کا حصول Apis Mellifera جسے مغربی مکھی بھی کہتے ہیں، کیا جاتا ہے۔ مغربی مکھی کو ڈبوں میں پالنا آسان ہے۔ اس لیے اس مکھی سے ملک بھر کے مگس بان استفادہ کر رہے ہیں۔ ہمارے ہاں مگس بانوں کی تعداد 35000 مکھیوں کے ڈبوں کی تعداد دس لاکھ اور سالانہ پیداوار 12000 ٹن کے قریب ہے۔ پاکستان میں دنیا کے بہترین شہد پیدا کیے جاتے ہیں۔ جن میں بیری، پھلاہی، شفتل، مالٹا، گرنڈا، زیتون، روبینیہ، لیچی، سفیدہ اور بھیکڑ کے شہد خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ہمارے ہاں قدرت نے مختلف اقسام کے موسم اور پودے عطا کیے ہیں، جن ک وجہ سے ہم شہد کی بیس کے قریبا اقسام پیدا کر لیتے ہیں۔

شہد کی مکھیوں کو پالنا ایک منفعت بخش اور تھوڑی آمدنی سے شروع ہو جانے والا پیشہ ہے۔ شہد کے حصول کا انحصار پھولوں پر بننے والے ٹیکٹر اور پولن پر ہوتا ہے۔ اس لیے مگس بان پھولوں کے موسموں کے لحاظ سے ہجرت کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے ہاں جنوری فروری میں لوگ سرسوں، بھیکڑ اور لوکاٹ سے، مارچ اپریل میں پھلاہی، مالٹا، سفیدہ، شیشم سے، مئی جون میں گرنڈا، روبینیہ (Robinia) شفتل سے، جولائی اگست میں مکئی سے (صرف پولن کے لیے) اور ستمبر اکتوبر میں بیری سے استفادہ کرتے ہیں۔

خالص شہد قدرت کا عظیم تحفہ ہے جو کہ ایک مکمل غذا ہے اور شفا بخش مشروب ہے۔ قرآن مجید میں اسے ''شفاء للناس'' کہا گیا ہے۔ ایک اچھی قسم کے شہد میں پانی 18 فیصد، پھول کی جسنی (Fuclose) 27-44 فیصد، انگور کی چینی (Glucose) 22-41 فیصد، گنے کی چینی (Sucrose) 5-8 فیصد، تیزابیت (Gluconic Acid) 0.5-0.7 فیصد، مورینیات (Ashes) 1.0 - 2.0 فیصد، پروٹینز 0.13-0.15 فیصد اور خامرے (Enzymes) 0.04 - 1.0 فیصد تک ہوتے ہیں۔ شہد کی مکھیاں 450gm شہد پیدا کرنے کے لیے تقریباً ۲۰ لاکھ پھولوں سے رس اکٹھا کرتی ہیں۔ ایک چمچ شہد بنانے کے لیے ۱۲ مکھیاں پوری زندگی کی محنت صرف کرتی ہیں۔ ہم جو پودے کھاتے ہیں ان کی ایک تہائی کسی نہ کسی طرح مکھیوں سے مستفید ہوتی ہے۔

شہد کی مکھیوں کا ایک ڈبہ تقریباً چھ سے سات ہزار روپے میں مل جاتا ہے۔ جس سے سالانہ 15-25 کلوگرام شہد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ زیتون، روبینیہ اور بیری کا شہد مارکیٹ میں دو سے تین ہزار روپے میں اور باقی شہد چھ سو سے ایک ہزار روپے میں بک جاتے ہیں۔ مغربی مکھی سے شہد کے علاوہ دیگر چیزیں بھی حاصل کی جاتی ہیں جن میں رائل جیلی (تین سے چار ہزار روپے فی کلو)، پولن (چار سے چھ ہزار روپے فی کلو)، پروپولیس (ایک ہزار روپے فی کلو) اور مکھی کا زہر (ایک ہزار روپے فی گرام) تک بک سکتا ہے۔ منافع بخش مگس بانی کا یونٹ 160-170 ڈبوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دوسرے پالتو جانوروں کی طرح شہد کی مکھیوں کی دیکھ بھال کے لیے مکمل تربیت، توجہ اور مناسب افرادی قوت درکار ہوتی ہے۔ مناسب تربیت کے بغیر شہد کی مکھیوں کو پالنے سے نقصان کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ گرمیوں، سردیوں اور بہار کے موسم میں شہد کی مکھیوں کی الگ الگ طریقہ سے دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ شہد کی مکھیوں پر حملہ کرنے والی اہم بیماریوں یورپی فاؤل بروڈ، امریکی فاؤل بروڈ، چاک بروڈ، سیک بروڈ کی شناخت اور مناسب تدارک کی صلاحیت منافع بخش مگس بانی کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس کے علاوہ مکھیوں پر حملہ آور ہونے والی جوؤں (Mites)، ہارنیٹس (Harnets) اور Bee Ealer Birds سے بچاؤ کی مکمل تربیت بھی نہایت ضروری ہے۔

خطہ پوٹھوہار، بیری اور پھلاہی کے وافر درختوں کی بنیاد پر پورے پاکستان کے مگس بانوں کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ خیبر پختونخواہ کے زیادہ تر مگس بان مارچ اپریل اور ستمبر اکتوبر میں اس خطہ کا رخ کرتے ہیں۔ اس قدرتی نعمت کا پوٹھوہار میں بسنے والے حضرات زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

پیر مہر علی شاہ بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی میں مگس بانوں کی تربیت اور مگس بانی پر تحقیق کے سلسلے میں گذشتہ دس سالوں سے کام جاری ہے۔ جس میں درج ذیل شعبوں میں مگس بانوں کو جدید خطوط پر تربیت دی جاتی ہے:

- اعلیٰ کوالٹی کی ملکی کی تیاری
- رائل جیلی کی پیداواری ٹیکنالوجی
- نخلی موم کو چھتوں پر لگانا، تبدیل کرنا اور اس سے مختلف cosmetics بنانا
- صحت مند مکھیوں کی دیکھ بھال
- جوؤں کے حملے کی بروقت نشاندہی اور مناسب تدارک
- مختلف بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام
- شہد کی کوالٹی کو جاننے کے اہم تجزیات